REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.
REGD. No. P/GDP-3

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۴

شمارہ ۱۰

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۲ صفر ۱۳۹۵ ہجری   ۶ امان ۱۳۵۴ ہش   ۶ مارچ ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ مارچ (امان) - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۲۴ تبلیغ (فروری) کی اطلاع مظہر ہے:-
"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازئ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۳ امان (مارچ) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ۞

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں صرف اڑھائی ماہ باقی رہ گئے ہیں

اس سال بعض غیر معمولی حالات کی وجہ سے آمد کی رفتار میں ابھی کچھ فرق محسوس ہو رہا ہے

اپنے ربِّ کریم سے مَیں اُمید رکھتا ہوں وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں رہنے دیگا بلکہ اُسے آگے بڑھاتا چلا جائیگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۱۴ فروری ۱۹۷۵ء کا خلاصہ

ربوہ —— سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تازہ خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو یہ یاد دلاتے ہوئے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں صرف اڑھائی ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ ربّ کریم کے ہر آن ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کے پیشِ نظر اس توقع کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ احباب جماعت کو بشاشت کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر مالی قربانیاں کرنے اور اس طرح آمد کی رفتار میں محسوس ہونے والے فرق کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اور انہیں نہ صرف بجٹ پورا کرنے کی توفیق دے گا بلکہ مالی قربانی کے لحاظ سے جماعت کا قدم آگے سے آگے بڑھاتا چلا جائے گا۔ اور اس طرح آئندہ مالی سال میں افراطِ زر اور بعض دوسری وجوہ کی بناء پر قیمتوں میں اضافہ کے باعث جو نئے بوجھ پڑنے والے ہیں پوری بشاشت سے انہیں اٹھانے کی توفیق بھی ارزانی کرے گا، انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش مطابق ۱۴ فروری ۱۹۷۵ء کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے احباب جماعت کو یاد دلایا کہ صدر انجمن احمدیہ کے رواں مالی سال کے $9\frac{1}{2}$ ماہ گذر چکے ہیں۔ اور اب قریباً اڑھائی ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا چونکہ گزرے ہوئے مہینوں میں جماعت کی توجہ بعض ایسے اُمور کی طرف رہی جو معمول سے ہٹ کر تھے اس لئے معمول کے مطابق جماعت جس مالی قربانی کا مظاہرہ کرتی ہے امسال اس کی طرف قدرتی طور پر پوری توجہ نہیں دی جاسکی۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک زندہ جماعت ہے اس کے ایثار پیشہ افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہی پوری طرح چوکس اور بیدار رہ کر اور بار بار محاسبہ کر کے اس امر کا خیال رکھتے ہیں۔ کہ لگے بندھے اخراجات کو (جن میں کمی نہیں کی جاسکتی) پورا کرنے کے لئے بجٹ میں تجویز کردہ آمد سے زیادہ آمد ہو۔ چنانچہ ان کا قدم ہر سال پہلے کی نسبت آگے ہی بڑھتا ہے پیچھے رہنے یا ایک جگہ ٹھہرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن چونکہ موجودہ مالی سال کے دوران جس کا بیشتر حصہ گزر چکا ہے، غیر معمولی حالات کا سامنا رہا۔ اور اس کے لئے مقامی جماعتوں کو اپنے طور پر اور خود مرکز میں ہمیں بھی غیر معمولی اخراجات کرنے پڑے اس لئے معمول کے مطابق کی جانے والی مالی قربانیوں کی طرف پوری توجہ نہیں دی جاسکی۔ تاہم بعض بڑی بڑی جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اپنی ان قربانیوں میں نہ صرف یہ کہ کمی نہیں آنے دی بلکہ قدم آگے ہی بڑھایا ہے۔ البتہ بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں، جن کی وصولی معمول کے مطابق نہیں ہے اس لئے آمد کی رفتار میں معمول کی نسبت کچھ فرق نظر آرہا ہے۔ مَیں ربّ کریم سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی ادائیگی میں امسال بھی جماعت کا قدم پیچھے نہیں پڑنے دیگا۔ اور نہ ایک مقام پر اس کے قدم کو ٹھہرنے دے گا۔ بلکہ قدم کو تیز سے تیز تر کرنے اور آگے ہی آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے گا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں پر شکر گزاری کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی جماعتیں جو بہت سی مستعد، چوکس اور بیدار جماعتوں سے پیچھے ہیں اُن کے عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ باہم مشورے کریں۔ اپنے قدم کو تیز کرنے کا عزم کریں۔ اور کمی کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش بروئے کار لائیں۔

اس ضمن میں حضور نے بالخصوص تاجر اور زمیندار احباب کا ذکر کرتے ہوئے، فرمایا کہ قیمتوں میں جو اضافہ ہوا ہے جس سے ملازم پیشہ احباب اپنی لگی بندھی مقررہ آمدنیوں کی وجہ سے اس سے متاثر ہوئے ہیں وہاں بالعموم تاجروں اور زمینداروں کو اس سے فائدہ پہنچا ہے۔ کیونکہ ان کی آمدنیاں کسی نہ کسی حد تک ضرور بڑھی ہیں۔ تاجر احباب اور زمیندار جماعتوں کو مستعد کرنا چاہیئے اور انہیں احساس دلانا چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے مالی قربانیوں میں اپنے قدم تیز کریں۔ اور پیچھے رہنے کی بجائے آگے ہی آگے قدم بڑھانے کی کوشش کریں۔

قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیشِ نظر حضور نے اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کو گندم کی خریداری میں مزید سہولتیں بہم پہنچانا بھی مدِ نظر ہے جس کی وجہ سے ان کے گزارہ الاؤنسوں کی مد میں اگلے سال چھ سے آٹھ لاکھ روپے زیادہ خرچ کرنا ہوں گے۔ اس لئے نہ صرف موجودہ کمی کو پورا کرنے کے لئے (جو انشاء اللہ العزیز سال کے اختتام تک اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے پوری ہو جائے گی۔) بلکہ آئندہ سال ہونے والے مزید اخراجات کو پورا کرنے کے لئے بھی مالی قربانیوں میں قدم کو تیز تر کرنا اور حسب روایات آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ضروری ہے۔

حضور نے اس دُعا پر خطبہ کو ختم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو مالی لحاظ سے بشاشت کے ساتھ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہمارا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے اور اُس کی رحمتیں اور برکتیں اسی طرح ہم پر ہوتی رہیں جس طرح کہ وہ بفضل اللہ تعالیٰ ہوتی چلی آرہی ہیں ۞

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

جماعتِ احمدیہ مارشیس کا کامیاب جلسہ سالانہ

جلسہ میں ڈیڑھ ۱۵۰۰ ہزار مخلصینِ احمدیت کی والہانہ شرکت

(رپورٹ مرتبہ و مرسلہ مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن روز ہل مارشیس)

الحمد للہ کہ خداوند کریم نے جماعت احمدیہ مارشیس کو ایک بار پھر ۱۴۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۴ء کو اپنے جلسہ سالانہ کے مقدس اجتماع کو پوری شان و شوکت سے منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ دو دن دعاؤں۔ ذکرِ الٰہی اور روحانی کیفیات سے معمور تھے۔ جزیرہ کے طول و عرض میں رہنے والے فدایانِ احمدیت خوشی اور مسرت کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ یہ اجتماع اُن کے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔ اور اپنے پُر کیف ماحول سے ہر شامل ہونے والے کے لئے برکات کا سبب بنا۔

جلسہ سالانہ کی تیاری

جلسہ سالانہ کو کامیاب کرنے کے لئے کافی وقت قبل منظم رنگ میں کوشش شروع کر دی گئی۔ جماعت کی سنٹرل کمیٹی نے اس غرض کے لئے ایک کمیٹی بنائی اور ہر ممبر کو علیحدہ علیحدہ شعبہ سپرد کیا گیا۔ کمیٹی مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل تھی:۔

مکرم بشیر تیجو صاحب۔ مکرم محمد مسلّا صاحب مکرم یٰسین جواہر صاحب۔ مکرم سبحان خدا بخش صاحب اور مکرم بشیر حسین بکس صاحب۔

کمیٹی کے ممبران نے بلا شبہ انتھک کوششوں کے ذریعہ جلسہ کے جملہ انتظامات احسن طور پر پُورے کئے۔ بالخصوص اخراجات کے لئے سب برانچوں سے رقوم اکٹھا کرنے کا کام مکرم بشیر تیجو صاحب اور سبحان خدا بخش صاحب نے کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جدّ و جہد میں برکت ڈالی۔ اور وہ رقم خطیر جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس فنڈ میں جماعت کے متموّل دوستوں نے دِل کھول کر حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جماعت احمدیہ کی یہاں بنیادی طور پر چھ برانچیں ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ بہت سے احباب مختلف جگہوں پر رہتے ہیں۔ ان سب احباب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ اس کے علاوہ ایک سرکلر خط سائیکلوسٹائل کروا کر سب جماعتوں میں تقسیم کیا گیا۔

تزئینِ مسجد اور وقارِ عمل

جلسہ کی آمد کے سلسلہ میں خدّام الاحمدیہ نے مسلسل کئی روز وقارِ عمل کر کے مسجد دار السلام کے ماحول کو صاف کیا اور مسجد کو روغن کر کے اس کے حُسن کو دوبالا کر دیا۔ اسی طرح ایک خوبصورت بیرونی دروازہ بنایا گیا جس پر استقبالیہ الفاظ کا قطعہ آویزاں کیا گیا۔ اور رنگا رنگ کی جھنڈیوں سے مسجد دار السلام کو خوب سجایا گیا۔ غرضیکہ صفائی اور تزئین سے ماحول بہت بارونق اور جاذبِ نظر بن گیا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس

۱۴ دسمبر کی دوپہر کو پروگرام کے مطابق احمدی بھائی اور بہنیں علوم قرآن اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متمتع ہونے کے لئے جوق در جوق جماعت احمدیہ کے مرکز دار السلام کی طرف رواں دواں تھے۔ ان میں سے ہر ایک خوشی اور مسرت سے معمور نظر آتا تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُن کے قلوب میں اسلام سے ایسی لگن اور عقیدت پیدا کر دی ہے کہ اس کے لئے وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔

مطبوعہ پروگرام کے عین مطابق ایک بج کر پندرہ منٹ پر کثیر تعداد میں احمدی احباب خدا تعالیٰ کے حضور ظہر کی نماز کے لئے سربسجود ہوئے اور دل و جان کے ساتھ اپنے اس مقدس جلسہ کی کامیابی کے لئے دُعا کی۔

نماز کے فریضہ کی ادائیگی کے بعد جلسہ کے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم احمد یداللہ بھنو صاحب نے سر انجام دیئے۔ سب سے پہلے مکرم مناف ہولاش صاحب نے نہایت خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہٗ مکرم مبارک بدھن صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم "ذکرِ خدا پہ زور دے" پڑھ کر سُنائی۔ نظم اور تلاوت کے بعد خاکسار نے حاضرین سے خطاب کیا۔ تقریر میں خاکسار نے ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ خداوند کریم کا ایک عظیم فضل ہے کہ اُس نے ہم عاجز بندوں کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق دی۔ ایمان کی دولت صرف خدا ہی عطا کرتا ہے۔ ہمارے اندر کوئی خوبی اور ہُنر نہ تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں چُن لیا۔ پس ہمیں ان افضالِ الٰہیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ اور زندگی کے کسی حصّہ میں بھی اپنے فرائض کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم غفور نوبی صاحب نے "مالی جہاد" کے موضوع پر تقریر کی۔ مقرر موصوف نے قرآن مجید کی آیات کے علاوہ احادیث کی روشنی میں بتایا کہ ہمارے مال و دولت دراصل اللہ تعالیٰ کی عطا ہیں۔ پس مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیاں اتنی ایمان افروز تھیں کہ آج بھی جب ہم ان کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمارے ایمان تازہ ہو جاتے ہیں۔

(آگے دیکھئے صلا پر)

جماعتِ احمدیہ مارشیس کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور پیغام

جماعتِ احمدیہ مارشیس کے اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت جو رُوح پرور پیغام احبابِ جماعت کے نام ارسال فرمایا وہ افادہ احباب کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِر

عزیزو! السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی ہے کہ آپ آج جماعت احمدیہ مارشیس کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ——— یہ دو دن ذکرِ الٰہی۔ نوافل، دُعاؤں اور پُوری توجہ کے ساتھ خدا اور اس کے رسُول کی باتیں سُننے میں صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آج دُنیا خُدا سے غافل اور مذہب سے بے بہرہ ہے۔ مگر خدا کی باتیں پُوری ہوں گی۔ دُنیا میں اسلام غالب آکے رہے گا۔ خواہ اسے روکنے کے لئے ہزار مخالفتیں ہوں اور ایڑی چوٹی کا زور لگایا جائے۔ احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودا ہے۔ یہ بڑھے گا، پھلے گا پھُولے گا اور کوئی نہیں جو اسے پنپنے سے روک سکے۔ یہ سلسلہ خدا کے فضل سے ترقی کرے گا۔ یہاں تک کہ اکنافِ عالم اسلام کے نُور سے منور ہو جائیں گے۔ اور اسلام دُنیا میں غالب آجائے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام رُوئے زمین پر پھیلائے گا۔ سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نُور اور اپنے دلائل اور روشن نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ پھُولیگا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دیگا۔ اور اپنے وعدہ کو پُورا کرے گا۔ سو اے سُننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیشگوئیوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔" (تذکرہ صفحہ ۶۶۳)

مگر اس کے لئے ہمیں اپنے نفسوں پر آرام حرام کر لینا ہوگا۔ اپنی جان و مال، عزت اور جائیداد کی قربانی پیش کرنی ہوگی۔ ہر قسم کی سختیاں برداشت کرنی ہوں گی۔ اور ہر قسم کی سہنا ہوں گی۔ آزمائشوں اور ابتلاؤں میں سے گزرنا ہوگا۔ خدا کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنا ہوگا۔ کہ اس کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ اور ایمان پر استقامت بخشے۔ آمین۔

خدا کے وفادار بندے بنیں، اس سے دفا کا نمونہ دکھائیں۔ اور اس سے کبھی بدعہدی نہ کریں ؛

مرزا ناصر احمد
خَلِیْفَۃُ الْمَسِیْحِ الثَّالِث

خطبہ جمعہ

آئندہ چودہ سال کا زمانہ میرے نزدیک تربیت پر بہت زور دینے کا زمانہ ہے جس میں ہزاروں ہزار احمدیوں کو تربیت یافتہ ہونا چاہیئے

مجلس انصار اللہ تربیت کا ایک جامع پروگرام بنائے اور ہر احمدی فرد کو معرفت کے مقام پر کھڑا کرنے کی کوشش کرے

اسلام کی ابدی صداقتوں کو نئی نسل کے سامنے دہراتے چلے جائیں تا وہ آئندہ ذمہ داریوں کو نباہنے کے قابل ہو جائے

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے اور ہماری نسل کو اپنا مقام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۷ ر صلح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۷ ر جنوری ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"اس وقت جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی اہم اور نازک تربیتی دور میں داخل ہو چکی ہے۔ مخالفت نے جو رنگ اختیار کیا ہے وہ اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ ہم تربیت پر بہت زور دیں

تربیت کی ذمہ داری

بچوں پر نہیں ڈالی جا سکتی اور نہ نوجوانوں پر ڈالی جا سکتی ہے یہ کام بڑوں کا ہے یعنی عمر میں اور تجربے میں ثقہ اور سلجھی ہوئی طبیعتوں والے انصار کا یہ فرض ہے کہ وہ تربیت کی طرف توجہ دیں چنانچہ آج میں اپنے انصار بھائیوں سے اس سلسلہ میں مخاطب ہو رہا ہوں۔

الٰہی سلسلے یا امت محمدیہ کے اندر وہ آخری الٰہی سلسلہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں قائم کیا گیا۔ اس سے پہلے کہ الٰہی سلسلے تنزل کرتے ہوئے نئی سلسلوں کی شکل اختیار کرتے چلے گئے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو امت بنائی گئی اس میں مختلف ادوار میں اور مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلحین اور مجددین پیدا کئے گئے جنہوں نے اپنے اپنے علاقوں اور زمانوں میں دین کو قائم کرنے اور قائم رکھنے کی ذمہ داری نباہی اور اس طرح یہ شمعیں نسلاً بعد نسلٍ روشن ہوتی چلی گئیں۔ اور اسلام اپنی خالص اور روشن شکل میں دنیا کے سامنے آتا رہا۔ یہاں تک کہ

مہدی علیہ السلام کا زمانہ

آگیا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اولیاء اللہ کا بھی بتایا ہے۔ اور انہوں نے اپنی کتب میں بڑی وضاحت سے لکھا ہے کہ مہدی علیہ السلام کا نور قیامت تک ممتد رہے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت تک ایک کے بعد دوسری نسل کی تربیت ضروری ہے تاکہ وہ نور جو اسلام کا نور ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔ جسے دنیا نے مہدی علیہ السلام کے ذریعہ دیکھا وہ اپنی پوری چمک اور روشنی کے ساتھ قائم رہے ہمارے دلوں میں بھی اور ہمارے اعمال میں بھی' ہمارے کوششوں میں بھی اور ہماری زندگی کے ہر پہلو میں بھی تاکہ جس غرض کیلئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے وہ غرض پوری ہوتی رہے اور ہر انسان ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنے رب کی معرفت بھی حاصل کرے اور اس کی رحمتوں کا حصہ دار بنے۔

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے پہلے انبیاء کے سلسلوں میں تنزل واقع ہوا اور پھر نئے انبیاء مبعوث ہوئے یا امت محمدیہ میں مجددین' مصلحین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والوں نے اپنے اپنے وقتوں میں اسلام کے نور کو اور وہ جو سراج منیر تھا اس کی روشنی کو از سر نو قائم کیا تو پھر اس میں تنزل اور تبدیلی جو واقع ہوئی۔ وہ کیوں؟ اس لئے کہ آئندہ نسلوں کو سنبھالا نہیں گیا اور ان کی تربیت نہیں کی گئی۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے جن حقائق کو اور جن صداقتوں کو اور جن انوار کو اور جن رحمتوں کو دیکھا تھا آنے والی نسلوں کی آنکھوں سے وہ چیزیں اوجھل ہو گئیں اس لئے وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک گئے

پس

ہماری جماعت کیلئے یہ ضروری ہے

کہ جو صداقتیں کامل اور مکمل شکل میں قرآن عظیم میں پائی جاتی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ایک کامل نبی جو خاتم تھا تمام روحانی کمال کا اس کے ذریعہ ہمیں عطا ہوئیں ہم انتہائی کوشش کریں کہ یہ صداقتیں اور یہ انوار اور یہ حقائق اور یہ برکات اور یہ رحمتیں جماعت احمدیہ کی ایک نسل کے بعد دوسری نسل حاصل کرتی چلی جائے اگلے چودہ سال کا زمانہ میرے نزدیک تربیت پر بہت زیادہ زور دینے کا زمانہ ہے جس میں ہزاروں ہزار احمدیوں کو تربیت یافتہ ہونا چاہیئے۔ اور پھر اس کے بعد جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے غلبۂ اسلام کی صدی کا ہم نے استقبال کرنا ہے۔ بہر حال تربیت ساتھ لگی ہوئی ہے لیکن بعض اوقات تربیت پر زیادہ زور دینا پڑتا ہے اور بعض اوقات اعمال کی طرف زیادہ توجہ کرنی پڑتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تربیت بھی ہوتی رہتی ہے کیونکہ اپنے اندر اسلام کو قائم رکھنے اور شریعتِ محمدیہ کے انوار کو دوسروں تک پہنچانے کیلئے زیادہ توجہ دینی پڑتی ہے اور مستانہ وار جہاد کرنا پڑتا ہے۔ بہر حال یہ زمانہ تربیت کا زمانہ ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ عمل نہیں کرنا تربیت کا زمانہ اس معنے میں مراد ہے کہ اس وقت تربیت کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ نئی نسل بھی ان ذمہ داریوں کو نباہنے کے قابل ہو کر ہمارے شانہ بشانہ کھڑی ہو جائے اور اس لحاظ سے بھی کہ انشاء اللہ بڑی وسعت پیدا ہوگی اور بہت زیادہ تعداد میں مربیوں کی ضرورت پڑے گی ہمیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ ہماری کامیابی کے لئے

مربیوں کا ہونا ضروری ہے

ضرورت کے وقت مربیوں کا میسر آنا یہ بھی اس وقت کا ایک اہم تقاضا ہے

پس اگر ہم خود اپنے نفوس کی اصلاح کر لیں اور اگر ہم یہ کوشش کریں کہ ہمارا ماحول تربیت یافتہ اور اصلاح یافتہ ہو جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر وقت ان صداقتوں کو جو اسلامی عقائد میں پائی جاتی ہیں اور ان حقیقتوں کو جنہیں قرآن شریف نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ ان کو خود سمجھیں اور ان کے مطابق اپنی زندگی گذاریں اور اپنی چھوٹی نسلوں کو' نوجوانوں کو اور آنے والوں کو بھی اسلامی تعلیمات کی صداقتوں اور قرآنی حقائق سے آگاہ کریں۔ بلکہ ان صداقتوں کو حفظ کرا دیں اور ان کی زندگی کا جزو بنا دیں تب ہم خود کو جماعتی اجتماعی لحاظ سے اس

قابل بنا سکیں گے کہ جو ذمہ داری اگلے تیرہ چودہ سال میں ہم پر پڑنے والی ہے ہم اسے نباہ سکیں اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں اور اس کی خوشنودی کو پا سکیں۔

جو صداقت مثلاً اللہ تعالےٰ اور اس کی صفات کے متعلق اسلام نے ہمیں بتائی ہے، وہ تو

ایک عجیب اور حسین تعلیم

ہے۔ بہت سی حقیقتیں ہیں جو ہم کو بتائی گئی ہیں۔ ان کے عرفان اور معرفت کو قرآن کے ذریعہ ہم نے حاصل کیا مگر انسان یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح مسلمانوں کی ایک نسل کے بعد دوسری نسل نے یہ صداقتیں بھلا دیں اور ان کی طرف توجہ نہیں دی۔ یہ کیسے ممکن ہوا؟ لیکن جب ہم اپنی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ عملاً یہ ممکن ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ کو ماننے والے عملاً بہت سی بدعات کا شکار ہو گئے۔ اور یہ آج کی بات نہیں پچھلے چودہ سو سال میں ہزاروں لاکھوں مصلحین نے یہ اعلان کیا کہ صداقتیں تمہیں دی گئیں آسمان سے نور تمہارے اوپر نازل ہوا۔ پھر بھی تم اندھیروں میں جا چھپے اور وہ صداقتیں تم سے اوجھل ہو گئیں اور وہ معرفت اور عرفان جاتا رہا۔ وہ محبت اور وہ عشق کا ماحول قائم نہ رہا۔ ایک طرف اتنی عظیم صداقتیں ہیں۔ اتنا عظیم حسن ہے اور دوسری طرف ان کا نظر سے اوجھل ہو جانا بھی ایک ایسا واقعہ ہے کہ انسانی عقل اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار تو نہیں لیکن انسان کا مشاہدہ بتاتا ہے کہ ایسا واقعہ ہو گیا۔ اس لئے یہ بڑے خطرے کی بات ہے کہ ہم جو بڑے ہیں ہم جو انصار اللہ کہلاتے ہیں۔ ہم اگر اپنے کام سے غافل ہو گئے اور اگر ہم نے اپنی ذمہ داریاں نہ نباہیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ جو بعد میں آنے والی نسل ہے۔ یا جو ان کے بعد آنے والی ہے وہ کمزوری دکھائے اور اللہ تعالےٰ کے قہر کا مورد بن جائے۔ حالانکہ ان کو اس لئے پیدا کیا گیا تھا کہ وہ اللہ تعالےٰ کے پیار کو پائیں خدا تعالےٰ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ تو پورا ہو گا۔ ہمیں اپنا اور اپنے بچوں کی اور اپنی نسلوں کی فکر کرنی چاہیئے۔ اس لئے میں انصار اللہ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہر جگہ جہاں ایک یا ایک سے زائد انصار پائے جاتے ہیں

تربیتی ماحول پیدا کریں

اور اپنے گھروں میں، اپنی مساجد میں اپنے ڈیروں میں اور اپنی بیٹھکوں میں ان باتوں کو دہرائیں۔ اس شکل میں اور اس تفصیل کے ساتھ جو مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ہمارے سامنے رکھی ہیں اور یہ کوشش کریں کہ اس معرفت کے حصول کے بعد دوسروں کو بھی معرفت سکھائیں۔ معرفت ایک تو خود اپنے لئے انس اور لگاؤ اور پیار پیدا کرتی ہے۔ یعنی اعلیٰ تعلیم خود اپنے حسن کی طرف کھینچتی ہے۔ لیکن وہ تو ایک ذریعہ ہے، منزل تو نہیں وہ تو ایک راہ ہے خدا تعالےٰ کا پیار دلوں میں پیدا کرنے کی۔

پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صداقتیں پیش کی ہیں، قرآن کریم نے جو ہدایتیں دی ہیں، وہ ہر ایک کے سامنے حاضر رہنی چاہئیں قرآن عظیم میں اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات کے متعلق ہیں جو کچھ بتایا گیا ہے وہ ہمیں بھول نہیں جانا چاہیئے اسلام کی شرک سے مبرا تعلیم کے ہوتے ہوئے بعض لوگ قبروں پر سجدہ کرتے اسی قسم کی اور بھی، بہت سی بدعات ہیں جو مسلمانوں کے اندر گھس آئی ہیں انسان اپنے مالک اور اپنے خالق اور اپنے رب کریم اور اپنے خدائے رحمان۔ رحیم اور مالک یوم الدین کو بھول جاتا ہے اور راہِ ہدایت سے بھٹک جاتا ہے۔ یہ بڑے فکر کی بات ہے۔ پہلوں نے جو غلطی کی جماعتِ احمدیہ کو اس غلطی سے محفوظ رہنا چاہیئے۔ اسے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ آنیوالی نسلوں کے سامنے

ایک تربیتی پروگرام کے ماتحت

اسلام کی ابدی صداقتوں کو دہراتے چلے جانا چاہیئے تاکہ وہ غلطی سے محفوظ رہیں۔

بڑی دیر ہو گئی انصار اللہ سے میں نے باتیں نہیں کیں۔ بدلے ہوئے حالات کے تقاضے بھی بڑے اہم ہو گئے ہیں۔ ہم ایک نازک دور میں داخل ہو گئے ہیں اس لئے انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ باقاعدہ ایک منصوبہ بنائیں اسس منصوبہ کی تکمیل پر بے شک مہینہ دو مہینے لگ جائیں لیکن ایک جامع منصوبہ تیار ہو۔ اگر ایک خاندان احمدی ہے تو اس ایک خاندان تک بھی قرآن عظیم کی عظیم صداقتیں پہنچ جائیں آپس میں تبادلہ خیالات کریں۔ باتیں کریں اور سوچیں پہلوں نے اسلامی صداقتوں سے جو کچھ حاصل کیا۔ اس کے متعلق غور کریں اور ان باتوں کو اتنا دہرائیں کہ وہ ذہن کا ایک حصہ بن جائیں۔ انسانی دماغ کا ایک جزو بن جائیں اور کوئی رخنہ باقی نہ رہے کہ جس کے ذریعہ شیطانی وساوس انسان کے دماغ میں داخل ہو سکیں۔

امید ہے انصار اللہ اس اہم امر کی طرف توجہ کریں گے اور کوئی ٹھوس پروگرام بنانے سے پہلے مجھ سے مشورہ کر لیں گے۔ میں نے ہدایت دی تھی کہ کچھ کتابوں پر مشتمل لٹریچر شائع ہونا چاہیئے۔ کتابوں میں لٹریچر پڑا رہے تو یہ تو کوئی چیز نہیں اسے سامنے آنا چاہیئے۔ اس کے متعلق تبادلۂ خیالات کرنا چاہیئے۔ باتیں کرنا اور ایک دوسرے سے پوچھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو بعض پہلو جہالت کی وجہ سے یا ناسمجھی کی وجہ سے یا شرم کی وجہ سے بعض دفعہ چھپے رہتے ہیں۔ اور وہ پہلو اور سننے آنے والوں کے سامنے واضح ہو کر نہیں آتے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ

کتابوں کو پڑھنے کی ایک رَو

پیدا کر دینی چاہیئے ایسی کتابیں ہوں جنہیں احباب ہر وقت اٹھتے بیٹھتے مطالعہ میں رکھیں آپس میں باتیں کریں کسی مسئلہ کو لے کر سوچیں کہ اس کی کیا برکتیں ہیں پہلوں نے اس سے کیا حاصل کیا۔ ہم اس سے کیوں محروم ہیں۔ اس کے لئے ہمیں کس طرح کوشش کرنی چاہیئے۔ کس قسم کا پیار ہمیں اپنے دل میں پیدا کرنا چاہیئے۔ ہمیں کس قسم کا تعلق اپنے رب سے اور اپنے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا کرنا چاہیئے۔ کس رنگ میں آپ ہمارے لئے اسوہ ہیں کس طرح ہمیں اس اسوہ کو اختیار کرنا چاہیئے کونسی راہ ہے جس پر چل کر اور کون سا طریق ہے جس پر گامزن ہو کر اس نور سے حصہ لے سکتے ہیں اور اس سے اپنے سینوں کو اور اپنے ماحول کو اور اپنے خاندانوں کو منور کر سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

پس ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے، بھول نہیں جانا چاہیئے۔ انسان اپنی آنکھوں سے بھی علم حاصل کرتا ہے کانوں سے بھی علم حاصل کرتا ہے اور ناک سے بھی علم حاصل کرتا ہے۔ بعض اور حسیں ہیں ان سے بھی علم حاصل کرتا ہے۔ مثلاً وہ اپنی زبان سے بھی علم حاصل کرتا ہے۔ زبان سے صرف کھانے والی چیزوں کا ذائقہ ہی نہیں حاصل کیا جاتا۔ کیا انسان خدا تعالےٰ کی حمد کرتے ہوئے زبان سے لذت حاصل نہیں کرتا؟ یقیناً حاصل کرتا ہے اس لئے محض کھانے کی لذت نہیں جو زبان سے حاصل ہوتی ہے بلکہ روحانی لذتیں بھی ہیں جو زبان سے ہمیں حاصل ہوتی ہیں مثلاً دُعا ہے دُعا زبان سے کی جاتی ہے ہم خدا سے دُعا کرتے ہیں اور اس سے ہمیں ایک قسم کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا، ایک دفعہ میرے دماغ میں

عجیب خیال پیدا ہوا

میں نے خدا سے یہ دُعا کی کہ اے خدا! کھانا پینا یا اس قسم کی اور ہزاروں چیزیں ہیں جن کے ذریعہ ہم لذت حاصل کرتے ہیں۔ لیکن ان مادی ذرائع کے علاوہ خود اپنی رحمت سے ایسا سامان پیدا کر کہ میں ایک لذت حاصل کروں عجیب دُعا تھی جو میرے منہ سے نکلی لیکن اللہ تعالےٰ نے اس وقت اس دُعا کو قبول کیا اور ۲۴ گھنٹے تک سر سے پاؤں تک میرا جسم سرور حاصل کرتا رہا۔ یہ روحانی طور پر زبان کی لذت نہیں تو اور کیا ہے ہم دُعائیں کرتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ہم اللہ تعالےٰ کی حمد کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں وہ ہم پر اپنے فضلوں کو نازل کرتا ہے آخر دعا ہم زبان سے کرتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ دُعا کا کام صرف "چسکے" کا ہے کہ کھایا اور مزہ اُٹھا لیا مادی چیز سے حظ اُٹھانے کے لئے ہی زبان پیدا نہیں کی گئی۔ وہ بھی ضروری ہے کیونکہ زندگی اور اس کے قیام کے لئے کھانا پینا بھی ضروری ہے۔ لیکن زبان کی لذت صرف یہی نہیں یہ بڑا ایک چھوٹا سا حصہ ہے، اس لذت کا جو زبان سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اصل لذت وہ ہے جو انسان ذکر الٰہی سے حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح کان ہے۔ دُنیا بہک گئی سماع ایک محاورہ بن گیا۔ عجیب لوگ ہیں کہ صرف گانے سن کر لذت حاصل کرتے ہیں۔ حالانکہ

خدا تعالیٰ کی آواز

جب کان میں پڑتی ہے۔ تو جو لذت کان کے ذریعہ انسان حاصل کرتا ہے۔ اس کا کروڑواں حصہ بھی انسان گانے سُن کر حاصل نہیں کر سکتا۔ ایک وہ لذت ہے جو وقتی اور چند منٹ کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اور ایک وہ لذت ہے جو انسان کی زندگی کو بدل دیتی ہے۔ یعنی پیار کی آواز۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ آپ نے جس رنگ میں اور جس طور پر خدا تعالےٰ کی آواز کو سُنا۔ اور جو لذت آپ نے محسوس کی اس کا آپ نے کئی جگہوں پر ذکر کیا ہے۔ اس کو بچوں کے سامنے آنا چاہیئے۔ شاعری جو آواز گانے کی ذریعہ آتی ہے۔ یہ قابلِ التفات اس لئے بھی نہیں کہ شاعر تو بہک جاتا ہے ایک مصرع میں ایک مضمون ہوتا ہے تو اگلے مصرع میں اس سے اُلٹ مضمون ہوتا ہے ایک میں شمال کا مضمون تھا تو دوسرے میں جنوب کا شروع ہو گیا۔ گویا شاعر تخیل کے اندر ہیں بالکل متضاد اور ایک دوسرے سے بُعد رکھنے والے مضامین نظر آتے ہیں۔ لیکن ایک وہ آواز ہے جو کان کے ذریعہ ہمیں لذت دیتی ہے اور اس آواز میں نہ کوئی تضاد ہے اور نہ یہ عارضی ہوتی بلکہ مستقل طور پر ہمیشہ کے لئے ہے۔ جب تک انسان اپنے مقام پر قائم رہے یہ آواز لذت پیدا کرتی رہتی ہے۔ اسی طرح مثلاً ناک ہے وہ صرف خوشبو سونگھنے والا یا بدبُو محسوس کرنے والا آلہ تو نہیں ہے۔ انسان ناک سے بہت سی رُوحانی چیزیں سونگھتا ہے۔

میرا ذاتی تجربہ ہے

کہ ناک کہتا ہے کہ یہ چیز ہے یا یہ چیز نہیں ہے تو جیسا کہ یہ محاورہ بھی ہے کہ میں یہ SMELL کرتا ہوں مثلاً دوسروں کی روحانی خوبیاں ہیں۔ سوائے روحانی انسان کے دوسرے نے ابھی تک اس کو سمجھا ہی نہیں۔ لیکن صرف خوشبو سونگھنے یا بدبو سونگھ کر اس سے بچنے کیلئے تو انسان کو ناک نہیں دیا گیا۔ بلکہ اس کے بہت سے روحانی فوائد ہیں۔ ہماری جتنی حِسّیں ہیں ان کی افادیت صرف مادی پہلوؤں تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ ان کا اصل فائدہ یہ ہے کہ وہ ہمارے لئے روحانی طور پر لذت اور سرور کے سامان پیدا کرتی رہیں۔

غرض خدا تعالےٰ کا جو پیار ہے وہ ایک راستہ سے تو ہم تک نہیں پہنچا وہ تو ہر راستہ سے ہم تک پہنچتا ہے۔ بدبخت ہے وہ انسان جس کو ہر راہ سے پیار نہیں ملا۔ اور اس سے بھی بدبخت ہے وہ نوجوان جو احمدیت میں پیدا ہوا۔ اور خدا کے پیار سے محروم رہا اس کی ذمہ داری انصاراللہ پر ہے۔

انصاراللہ اپنی ذمہ واری کو سمجھیں

اور تربیت کا پروگرام بنائیں اور ہر ایک کو معرفت کے مقام پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔ ٹھیک ہے ہر ایک نے اپنی استعداد اور اپنی قوتوں کے مطابق اس معرفت کو حاصل کرنا ہے لیکن یہ بھی درست ہے کہ ہمارا ہر بچہ جو اپنے دائرہ استعداد کے اندر اپنے کمال کو نہیں پہنچتا وہ مظلوم ہے۔ اور ہمارے اوپر اس کی ذمہ داری آتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کو ادا کریں۔ اللہ تعالےٰ ہماری نوجوان نسل کو اور نئے آنیوالوں کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں جس طرح ایک اُبلنے والی دیگ جس کے ابلنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ ایک دیگ جو ابل رہی ہے وہ بعض دفعہ آدھ گھنٹہ میں یا گھنٹے میں اس درجہ حرارت کو پہنچتی ہے۔ لیکن اس ابلتی ہوئی دیگ میں دو قطرے ٹھنڈے پانی کے ڈالو تو ایک سیکنڈ میں ابلنے لگتی ہے۔ اسی طرح ہمارے اندر بھی

خدا تعالیٰ کی محبت اور پیار

کی اتنی گرمی ہونی چاہیئے کہ اس کے مقابلے میں اُبلتے ہوئے پانی کی کوئی گرمی نہ ہو باہر سے آنے والے ہمارے اندر شامل ہوتے ہیں یا ہماری جو نوجوان نسل ہے۔ جب وہ بڑی ہو کر اپنی ذہنی اور روحانی بلوغت کو پہنچتی ہے۔ تو جس طرح ایک سیکنڈ یا اس کے ہزارویں حصے میں ٹھنڈے پانی کا قطرہ اُبلنے لگتا ہے۔ (جو اُبلتی دیگ میں ڈالا جائے) اور حرارت کے بلند درجے کو پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی خدا کی محبت اور پیار میں انتہائی طور پر گزار ہو جائیں

پس ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر دو کو توفیق دے انصاراللہ کو بھی کہ وہ تربیت کی ذمہ داری کو نباہ سکیں۔ اور نوجوانوں کو بھی کہ وہ اس تربیت کو قبول کر لیں اور سارے کے سارے بلا استثناء اس مقام تک پہنچ جائیں کہ وہ ہر پہلو سے معرفتِ الٰہی اور عرفان باری کو حاصل کر چکے ہیں کہ جب

غلبۂ اسلام

کی اس عالمگیر اور ہمہ گیر جدوجہد میں وسعتیں پیدا ہوں اور اس وقت ہزاروں مربیوں کی ضرورت ہو تو ہزاروں لاکھوں مربی موجود ہوں تا کہ دنیا کو سنبھالا جا سکے۔ اور نوع انسانی کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کیا جا سکے

اخبارِ قادیان

مورخہ ۲۶ تبلیغ کو مکرم آفتاب احمد صاحب لنڈن سے زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کے لئے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۸/۲/۷۵ کو واپس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۳/۳/۷۵ آج الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل بمع اہل و عیال اپنی بچی کے رخصتانہ کے سلسلہ میں پاکستان تشریف لے گئے کل مورخہ ۲/۳/۷۵ کو حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے مسجد اقصیٰ میں بچی کی رخصتی کے سلسلہ میں بعد نماز عصر اجتماعی دُعا کرائی اور اسی روز عصر کے بعد محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ سلمہا اللہ نے مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری کے مکان پر مستورات کو دعا کرائی۔

محترم مولوی صاحب موصوف کافی عرصہ سے پاسپورٹ اور ویزہ کے لئے جدوجہد کر رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ ان کی کوشش کامیاب ہوئی۔ اور اب وہ اس فرض سے سبکدوش ہونے کے قابل ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ نے اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت بنائے اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

قادیان سہر مارچ۔ خاکسار محمد حفیظ بقاپوری کی حالت مرچند نہایت پریشان کن ہو گئی تھی طبی امداد بہم پہنچائی گئی اب نسبتاً بلڈ پریشر کم ہے۔ مگر ضعف اعصاب و ضعف دماغ کی تکلیف چل رہی ہے۔ ڈاکٹری معائنہ کے بعد مناسب ادویہ تجویز کرنے کے ساتھ ہر قسم کے غور و فکر والے دماغی کام نہ کرنے اور مکمل طور پر آرام کرنے کی ہدایت کی ہے احباب سے مکمل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

مورخہ ۵/۳/۷۵ مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی کی صحت پہلے سے بہتر ہے تاہم مکمل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

احمدیہ مسلم کانفرنس پونچھ

مورخہ ۳۰، ۳۱ مارچ ۱۹۷۵ء کو پونچھ شہر میں جماعتہائے صوبہ جموں کی طرف سے ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بھی اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے۔

کانفرنس میں شریک ہونے والے احباب خاکسار کو قبل از وقت مطلع فرمائیں نیز بستر اپنے ہمراہ لائیں۔

المعلن:- حمید الدین شمس مبلغ انچارج
احمدیہ بلڈنگ وارڈ ۲ پونچھ

اعلانِ نکاح:- قادیان - مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۷۵ء حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں عزیزہ حفیظ بیگم بنت مکرم قریشی عبدالقدوس صاحب مرحوم شاہجہانپور کے نکاح کا اعلان ہمراہ منصور احمد خان صاحب ولد داروغہ عنایت حسین صاحب مرحوم پیلی بھیت بعوض پانچہزار روپے حق مہر پہ کیا۔

اس سلسلہ میں محترمہ انوری خاتون صاحبہ والدہ محمد صادق صاحب قریشی۔ محمد فاروق صاحب مع اہلیہ اور منصور احمد خان صاحب نے دس دس روپے شکرانہ فنڈ کل ۳۰ روپے اور دس دس روپے اعانتِ بدر میں کل ۳۰ روپے ادا کئے نیز مکرم ڈاکٹر قریشی محمد عابد صاحب مع اہلیہ نے مرمت مسجد مبارک کیلئے بطور شکرانہ ایک سو روپے ادا کئے جزاہم اللہ احسن الجزاء (ایڈیٹر بدر)

قادیان

ناصرات الاحمدیہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع

الحمدللہ کہ ناصرات الاحمدیہ قادیان کا آٹھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۶ اور ۱۷ فروری ۱۹۷۵ء کو نصرت گرلز اسکول قادیان میں منعقد ہوکر بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔ اجتماع کی صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فرمائی۔ آپ نے بچیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے چند ضروری نصائح سے ان کو نوازا۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کی بہن کثرت سے تشریف لائیں اور پروگرام کو بے حد دلچسپی سے سنتی رہیں۔

پہلا دن مورخہ ۱۶ فروری

پہلے دن کا پروگرام دوم اور سوم گروپ کا تھا۔ کارروائی ٹھیک ½۱ بجے شروع ہوئی نرہت طیبہ کی تلاوت کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے افتتاحی دعا کرائی۔ دعا کے بعد عزیزہ امۃ الرؤف نے نظم ؎

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

خوش الحانی سے سنائی۔

اس کے بعد خاکسار نگران ناصرات نے اکتوبر ۱۹۷۳ء تا ستمبر ۱۹۷۴ء کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ کے بعد معیار سوم کی پانچ بچیوں نے اپنا جھنڈا پکڑ کر ترانہ پڑھا "ہماری الصلوٰۃ علیک السلام"

تقریری مقابلہ معیار سوم B

(عمر ۸ تا ۱۰ سال)

چونکہ اس معیار کی بچیاں خدا تعالےٰ کے فضل سے تعداد میں بہت زیادہ تھیں اور آٹھ سال کی بچی اور گیارہ سال کی بچی کی سمجھ میں بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ اس کے پیشِ نظر اس گروپ کے دو حصے کر دیئے گئے۔ یعنی معیار سوم A (عمر ۹ - ۱۰ سال) معیار سوم B (عمر ۷ - ۸ سال)

ترانہ کے بعد معیار سوم گروپ B کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں ۱۸ لڑکیاں شامل ہوئیں۔ ججز کے فرائض دونوں دن محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ۔ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ اور محترمہ سعید فاطمہ صاحبہ نے سر انجام دیئے۔ معیار سوم کے عنوانات مندرجہ ذیل تھے:-

۱. قرآن سب سے اچھا
۲. خلافت
۳. اطاعت والدین

خدا تعالےٰ کے فضل سے اس گروپ کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے نہایت دلیری اور جرأت کے ساتھ یکے بعد دیگرے اپنے اپنے عنوان پر دو دو منٹ کی تقریر کی۔

امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات:

اوّل - عزیزہ مبارکہ
دوم - مظفر حمید
سوم - سعیدہ پروین۔ راشدہ پروین
اسپیشل انعام - امۃ العزیز بشریٰ طاہرہ بشریٰ۔ فریدہ بیگم۔ امۃ الباسط

اس کے بعد ایک دینی مکالمہ ہوا۔

تقریری مقابلہ معیار سوم A

(عمر ۹ - ۱۰ سال وقت ۲ منٹ)

معیار سوم A کے تقریری مقابلہ میں ۱۹ بچیوں نے حصہ لیا۔ اس گروپ کی تقاریر کے عنوانات گروپ B والے ہی تھے۔

امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات:

اوّل - طیبہ مبارکہ
دوم - طاہرہ شوکت
سوم - امۃ الباسط بشریٰ - مبشرہ شوکت
اسپیشل انعام - راشدہ سلطانہ طلعت شاہین۔ مبارکہ طیبہ۔ رضیہ بیگم۔ امۃ المنان۔ امۃ النصیر۔

تقریری مقابلہ معیار دوم

(عمر ۱۱۔۱۲۔۱۳ سال۔ وقت ۳ منٹ)

معیار سوم کے تقریری مقابلہ کے بعد معیار دوم کی پانچ بچیوں نے اپنا جھنڈا پکڑ کر ترانہ پڑھا۔ ؏

"خدا کی قسم احمدیت یہی ہے۔"

ترانے کے بعد معیار دوم کی بچیوں کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ مقابلے میں شامل ہونے والی ناصرات کی تعداد ۲۱ تھی۔ اس گروپ کے لئے مندرجہ ذیل تین عنوانات تھے۔

۱. حضرت مصلح موعودؓ کی اولوالعزمی۔
۲. مسجد کے آداب۔
۳. خدمتِ خلق۔

امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات:

اوّل - مریم صدیقہ چیمہ
دوم - راشدہ رحمٰن
سوم - بشریٰ ربّانی
اسپیشل انعام - نصیرہ سلطانہ۔ نعیمہ بشریٰ۔ عارضہ سلطانہ۔ فریدہ عفت زکیہ بیگم۔

معیار دوم کے تقریری مقابلہ کے بعد پہلے دن کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن مورخہ ۱۷ فروری

مورخہ ۱۷/۲/۷۵ کو صبح دس بجے دوسرے دن کے اجلاس کا آغاز زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شروع ہوا۔ عزیزہ رفعت سلطانہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزہ امۃ الجمیل نے نظم ؏

حمد و ثنا اسی کو جو ذاتِ جاودانی۔

خوش الحانی سے پڑھی۔

نظم کے بعد گروپ اوّل کی بچیوں نے اپنا جھنڈا پکڑ کر ترانہ پڑھا۔ ؎

"ہم دینِ محمدؐ کو پھیلانے والی
محمدؐ کی خاطر یہی زندگی ہے۔"

تقریری مقابلہ معیارِ اوّل

(عمر ۱۴-۱۵ سال - وقت ۴ منٹ)

معیار اوّل کے تقریری مقابلہ میں ۱۶ بچیوں نے حصہ لیا۔ مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل تین عنوانات تھے۔

۱. حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا کوئی ایک نشان۔
۲. پردہ کی اہمیت۔
۳. خدمتِ دین اور احمدی بچیوں کے فرائض

امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات:

اوّل - مبارکہ شاہین۔
دوم - عقیلہ عفت۔
سوم - امۃ الکبیر۔
اسپیشل انعام - نصرت سلطانہ۔ امۃ القدیر۔ رفعت سلطانہ۔ امۃ المجید نصرت

تقسیم انعامات:

ہر سہ گروپس کے ۱۹۷۴ء میں ہونے والے دینی امتحان۔ حفظ قرآن کریم۔ اور گزشتہ سالانہ اجتماع کے تقریری مقابلہ میں اوّل دوم اور سوم اور اسپیشل انعام پانے والی بچیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ ان سب بچیوں کے نام ساتویں سالانہ اجتماع کی رپورٹ میں شائع ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ وہ ناصرات جنہوں نے اکتوبر ۱۹۷۳ء تا ستمبر ۱۹۷۴ء باقاعدگی سے پروگرام میں حصہ لیا۔ چندہ میں باقاعدہ رہیں خاموشی کے ساتھ اجلاس کی کارروائی سنتی رہیں۔ ان کو ان کی مذکورہ خصوصیات کی وجہ سے انعامات دیئے گئے۔

معیار سوم ب: عزیزہ مبارکہ۔ سعیدہ پروین۔ امۃ الوحید۔

معیار سوم الف: بشریٰ صادقہ۔ فریدہ امۃ الباسط۔ راشدہ سلطانہ۔

معیار دوم: امۃ الرؤف۔ امۃ الرشید۔ زکیہ بیگم۔ امۃ الحفیظ گجراتی

معیار اوّل: رفعت سلطانہ۔ نصرت سلطانہ۔ امۃ الکریم کوثر۔ عقیلہ عفت امۃ المجید نصرت۔ امۃ الکبیر۔ امۃ القدوس۔

اس کے علاوہ آٹھویں سالانہ اجتماع پر تقریری مقابلہ میں جن ناصرات نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ نگران ناصرات الاحمدیہ نے اپنی طرف سے ان بچیوں کو انعامات دیئے۔

اس موقع پر لجنہ اماء اللہ کے بھی چند انعامات اُن لڑکیوں کو دیئے گئے جو ۱۹۷۳ء کے دینی امتحان میں دوم اور سوم آئیں۔ (اوّل پوزیشن حاصل کرنے والی ممبر باہر کی لجنہ کی تھی) اسی طرح کتاب "دعوۃ الامیر" کے دونوں امتحانوں میں لجنہ اماء اللہ قادیان میں جو اوّل اور دوم آئیں ان کو بھی انعام دیئے گئے۔

نوٹ:- اس اجتماع یعنی آٹھویں اجتماع کے انعامات انشاء اللہ نویں سالانہ اجتماع پر تقسیم کئے جائیں گے۔

اختتامی خطاب

تقسیم انعامات کے بعد محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے ناصرات سے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے اجتماع کے بخیر وخوبی ختم ہونے پر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ آپ نے تقریری مقابلہ میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کو مبارکباد دی۔ اس کے ساتھ ہی نگران ناصرات اور ان کے والدین کو بھی مبارکباد دی آپ نے بچیوں کو سب سے پہلے نصیحت کی کہ اپنے دلوں میں اللہ تعالےٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت پیدا کریں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کی اطاعت کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔ اس کے بعد آپ نے بچیوں کو قرآن مجید پڑھنے کی طرف خاص توجہ دلائی اور

بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس جد و جہد میں مصروف ہیں کہ کوئی بچی ایسی نہ رہے جسے قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ ہر بچی صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا سیکھے۔ خوش الحانی سے پڑھنا سیکھے۔ معنے سیکھے۔ ان پر غور کرے۔ نماز کا ترجمہ سیکھے۔

چندہ وقفِ جدید کی طرف بچیوں کو توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ خلیفۂ وقت کی اطاعت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ اس وقت اس مالی جہاد یعنی وقفِ جدید کے لئے ہمارے پیارے امام نے تمہیں پکارا ہے پس ہر بچی کا فرض ہے کہ اطاعت کرتے ہوئے اس تحریک میں شامل ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر بچی اگر چھ روپے سالانہ چندہ نہیں دے سکتی۔ تو ناصرات کی دو دو بچیوں کے ساتھ مل کر پچاس پیسے ماہانہ چندہ دے۔

پھر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک صد سالہ جوبلی فنڈ اور نفلی عبادات کے پروگرام کے متعلق بچیوں کو نصیحت کی کہ وہ اس پر باقاعدہ عمل کریں اور نگران ناصرات کو بھی تاکید کی کہ اس پروگرام کے متعلق سارا سال اجلاس میں جائزہ لیتے رہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ بہترین اخلاق اپنے اندر پیدا کرو۔ بڑوں کا ادب کرو۔ چھوٹوں سے محبت کرو۔ خدمتِ خلق کا مادّہ پیدا کرو۔ صفائی کی طرف دھیان دو۔ سچ بولو۔ خوش رہو اور مسکراتے ہوئے چہروں سے ہر ایک سے ملو۔

اس کے بعد ایک بار پھر آپ نے انعام لینے والی بچیوں کو مبارکباد دی۔ اور دُعا کی کہ خدا کرے تم اپنے پیارے امام کے لئے ہر وقت دُعائیں کرنے والیاں ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور خلافت کی برکات سے ہمیشہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ دن جلد آئے کہ احمدیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اس دنیا میں ہر جگہ قائم ہو جائے

اس سال حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام حالات کے پیشِ نظر موصول نہیں ہو سکا۔ خدا کرے کہ حالات جلد درست ہوں۔ اور ایسے بابرکت وجود جن کی نصائح کی ہمیں ایسے وقت میں ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں ان کی نصائح بوقتِ ضرورت مل جایا کریں اور ہمارے ان اجتماعات کو برکت بخشا کریں۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح رنگ میں حضرت مصلح موعودؓ کی قائم کردہ اس تنظیم ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اور دُعا کے بعد یہ دو روزہ اجتماع بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

خاکسارہ
شمیلہ محبوب
نگران ناصرات الاحمدیہ قادیان

ضروری اعلان بابت رشتہ ناطہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور تعداد میں اضافہ۔ نیز حالات میں تبدیلی کی وجہ سے رشتہ ناطہ کے معاملات میں کچھ مشکلات محسوس کی جا رہی ہیں۔ بعض دوست اپنی بچیوں کے لئے مناسب رشتے طے کرانے کے لئے مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ نظارت امور عامہ کو لکھتے ہیں۔ مگر اپنے لڑکوں کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ ان کے لئے موزوں رشتہ ہم خود ہی تلاش کر لیں گے۔ عموماً ایسے دوست غلط جگہ رشتہ کر کے اپنے لئے مستقل نوعیت کی پریشانی پیدا کر لیتے ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے رشتہ کی تلاش کا یہ طریق درست معلوم نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ مرکزی دفتر میں اگر صرف لڑکیوں ہی کے کوائف ہوں گے۔ تو ان کے لئے موزوں رشتے طے کرانے میں مرکز کیوں کر مدد کر سکتا ہے۔ لہٰذا موزوں رشتوں کے خواہشمند احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے کوائف نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ تاکہ نظارت ہذا موزوں رشتے طے کرانے میں احباب جماعت کی مدد کر سکے۔

صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کے قابل شادی لڑکے اور لڑکیوں کی فہرست (مع ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ روزگار وغیرہ) نظارت ہذا میں ارسال کر کے ممنون فرما دیں۔ تاکہ اس سلسلہ میں پیش آرہی مشکلات کے بارہ میں مرکز کی طرف سے احباب کی رہنمائی کی جا سکے۔ مرکزی مبلغین اور معلمین وقفِ جدید کے تعاون سے مقامی طور پر یا اپنے علاقہ میں رشتہ طے کر لینے زیادہ مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ اپنے علاقہ سے باہر دوسرے صوبہ جات میں رشتہ طے کرنے میں مرکز بہتر رنگ میں رہنمائی کر سکتا ہے۔ لہٰذا دوست اس مرکزی نظام سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

آخری سہ ماہی

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۷۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے نظارت ہذا جملہ احباب جماعت و عہدہ داران اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی دیگر مصروفیات سے وقت نکالتے ہوئے اس اہم کام کی طرف بھی خاص توجہ فرمائیں اور کمی بجٹ کو جلد از جلد پورا کریں۔

عہدہ داران جماعت اور مبلغین کرام ہر نادہندہ اور بقایا دار کے پاس پہنچیں اور اس مالی قربانی کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ فرمائیں تا اُن کے دلوں میں بھی ایمانی جذبہ پیدا ہو اور بشاشتِ قلبی سے اپنی کوتاہیوں کا انسداد کر سکیں۔

احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اس عہد کو سامنے رکھیں کہ

"میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا"

جب اس پر عمل فرمائیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے آپ پر کھل جائیں گے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دُنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستہائے دُعا

(۱) خاکسار کا لڑکا شمس الدین مبارک اور خاکسار کی لڑکی عزیزہ بیگم بی۔ اے کا امتحان دینے والے ہیں۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ فیض احمد مبلغ شیموگہ

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں کامل صحت کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد اللطیف سندھی قادیان

(۳) خاکسار کی اور خاکسار کی اہلیہ محترمہ کی صحت یابی کیلئے نیز جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے خاکسار: منظور احمد خان دھن باد (بہار)

اعلان نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷ جنوری ۱۹۷۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں عزیزہ سیدہ یاسمین فاطمہ بنت سید عمر صاحب ساکن حیدر آباد آندھرا پردیش کے نکاح ہمراہ مکرم محمد نذیر احمد ابن مکرم بندہ علی صاحب ساکن حیدر آباد آندھرا پردیش بعوض مبلغ پانچ ہزار گیارہ روپے کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ محترم سید صاحب نے اس خوشی میں اعانت بدر میں مبلغ دس روپے اور درویش فنڈ میں مبلغ پانچ روپے داخل خزانہ کرائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

نوٹ:۔ اخبار "بدر" مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۷۵ء میں یہ اعلان غلط شائع ہو گیا تھا لہٰذا دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواستِ دُعا:۔ میرے ماموں جان آجکل مدراس میں بہت بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یومِ مصلح موعودؓ

۱۔ لجنہ اماء اللہ قادیان

مورخہ ۲۰ ؍ فروری ۱۹۷۵ء کو لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر انتظام یومِ مصلح موعود کی مبارک تقریب منائی گئی۔ چونکہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بعض ضروری امور کے سلسلہ میں قادیان سے باہر تشریف لے گئی تھیں۔ لہذا محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی صدارت میں ٹھیک دو بجے جلسہ منعقد ہوا۔ کاروائی کا آغاز محترمہ سعیدہ ناظمہ صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزہ مبارکہ صاحبہ کی نظم خوانی سے ہوا۔ بعدہٗ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدرِ جلسہ نے مورخہ ۲۰ ؍ فروری کو یومِ مصلح موعود منانے کی اہمیت اور پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کیا۔ اور حاضرین پر واضح کیا کہ حضرت مصلح موعودؓ کن الٰہی بشارتوں کو لے کر آئے تھے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ آج کی تقاریر اسی عظیم الشان پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہوں گی۔

پہلی تقریر عزیزہ امۃ الرحمٰن نے "حضرت مصلح موعودؓ کی ولادت کے عرصہ کا تعیّن" کے عنوان پر کی۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ ؍ فروری ۱۸۸۶ء کو یہ پیشگوئی شائع فرمائی۔ اور ۹ سال کی مدت مقرر فرمائی۔ چنانچہ پیشگوئی کے عین مطابق مقررہ عرصہ کے اندر ۱۲ ؍ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ کی ولادت ہوئی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہوئی۔

اس کے بعد عزیزہ بشریٰ صادقہ نے "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے" کے عنوان پر تقریر کی۔ عزیزہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کو کس طرح خدا تعالیٰ کی حمایت حاصل تھی۔ اور کس طرح آپ کے زمانے میں مشرقی و مغربی ممالک میں اسلام پھیلا۔

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا" اسی عنوان کے تحت عزیزہ جمیلہ سلطانہ نے تقریر کی۔ اور بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تفسیر کبیر تصنیف فرمائی اور نہ صرف علمائے ہند کو بلکہ تمام دنیائے عرب و عجم کو قرآن کریم کی تفسیر میں مقابلہ کے لئے چیلنج دیا۔ لیکن کوئی شخص بھی اس مصلح ربّانی کے مقابل پر آنے کی جرأت نہ کر سکا۔

بعدہٗ عزیزہ فریدہ عفّت نے نظم "اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ" خوش الحانی سے پڑھی۔

بعد ازیں عزیزہ بشریٰ صادقہ چیمہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کا مقام محمود" کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیزہ نے بتایا کہ دنیا میں ہر روز ایسے بابرکت وجود پیدا نہیں ہوتے اور جب ہوتے ہیں تو ایک انقلاب پیدا کر جاتے ہیں۔

"حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ تبلیغ اسلام" کے عنوان پر محترمہ بشریٰ طیبہ غوری نے تقریر کی۔ موصوفہ نے تبلیغ اسلام کے کارہائے نمایاں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں جن مشرقی اور مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ ہوئی اس کا مفصّل ذکر کیا۔

بعد ازاں محترمہ امۃ العلیم صاحبہ نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی شہرت زمین کے کناروں تک ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا۔

اس کے بعد عزیزہ بشریٰ صادقہ چیمہ نے نظم "بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے" خوش الحانی سے سنائی۔

بعدہٗ "تحریک جدید" کے عنوان پر عزیزہ امۃ اللطیف نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت المصلح الموعودؓ نے تحریک جدید، بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے اعلیٰ ترین مقصد کے لئے جاری فرمائی جس کے خوشکن نتائج اب ہمارے سامنے ظاہر ہو رہے ہیں۔

اس کے بعد خاکسارہ نے "سیرت المصلح الموعودؓ" کے عنوان پر تقریر کی۔ دورانِ تقریر خاکسارہ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ ایک بلند پایہ مذہبی رہنما ہی نہیں بلکہ ایک دُوربین سیاستدان اور اعلیٰ درجہ کے مقرر اور مصنف بھی تھے۔

بعد ازاں عزیزہ امۃ النصیر نے "حضرت مصلح موعودؓ کی عائلی زندگی" کے عنوان پر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کے مضمون سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

سب سے آخر میں عزیزہ بشریٰ المبشر صاحبہ نے نظم "السّلام اے مصلح موعود سلطان البیاں" کے عنوان سے سلام پیش کیا۔

آخر میں صدرِ جلسہ نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بہنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

خاکسارہ
شمیم بیگم

۲۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد

حیدر آباد میں یومِ مصلح موعودؓ مورخہ ۲۰ ؍ فروری کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت منایا گیا۔

جلسہ کا آغاز مکرم محمد منور صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم محمد عبد الباسط صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعائیہ نظم خوش الحانی سے سُنائی۔ اس کے بعد مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے مختصراً تعارف کے طور پر فرمایا کہ آج کی یہ شاندار تقریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے اور اُن احسانات کو یاد دلاتی ہے جو مصلح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دنیا پر فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لڑکا عطا فرمائے گا جو دُنیا کے لئے برکتوں کا باعث بنے گا۔ یہ خوشخبری لفظ بہ لفظ اور من وعن پوری ہوئی۔ اسی خوشخبری اور پیشگوئی کی تفصیلات کو آپ مقررین کرام سے سماعت فرمائیں گے۔

پہلی تقریر ڈاکٹر حافظ صالح محمد صاحب الٰہ دین نے "پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا پس منظر" کے عنوان پر کی۔ فاضل مقرر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث "یتزوج ویولد لہ" کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پیش کرتے ہوئے بزرگانِ امّت کے اقوال سے ثابت کیا کہ یہ حدیث بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں پوری ہوئی۔ اور اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم الشان بیٹے کی خوشخبری دی۔ بزرگانِ امّت میں سے یحییٰ شاہیؒ نے تو اپنے رویاء اور کشوف کی بناء پر یہاں تک لکھ دیا تھا کہ مسیح موعود کے خلیفہ اوّل کے بعد محمود خلیفہ بنے گا اور شام میں حق کا بول بالا ہوگا۔

دوسری تقریر مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے فرمائی فرمایا کہ ۲۰ ؍ فروری ۱۸۸۶ء کے دن کو نہ صرف تاریخ احمدیت اور تاریخ اسلام میں بلکہ تاریخ مذاہب میں بھی بہت اہم مقام حاصل ہے۔ کیونکہ اس دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشق صادق کے ذریعہ ایک ایسی پیشگوئی کا ظہور ہوا جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور مصلح موعود اپنی جلالی اور جمالی شان کے ساتھ ظہور پذیر ہوا۔ مصلح موعودؓ کے ذریعہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پایا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کو پہچانا اور اپنے خالق و مالک حیّ و قیوم خدا کی ہستی پر زندہ اور تازہ ایمان حاصل کیا۔

تیسری تقریر مکرم سید فضل احمد صاحب اورینوی نے کی۔ آپ نے بتایا کہ مصلح موعودؓ کی زندگی کے بعض ایسے شخصی پہلو جنہوں نے مجھے متأثر کیا، میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو حضورؓ کی تفسیر کبیر سے میں متأثر ہوا۔ پھر حضور کی سیاسی بصیرت تھی، جس نے ہر نازک اور اہم موڑ پر قوم اور مسلمانانِ عالم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ ایک متأثر کن قوت کی حامل تھی۔ اقتصادیات اور معاشیات پر حضورؓ کی نظر بہت گہری تھی۔ جس کا ثبوت جماعت کا مضبوط تنظیمی ڈھانچہ ہے۔ قوم و ملت کو جب کبھی مالی دشواریوں کا سامنا ہوا، حضورؓ نے مدد فرمائی۔

جب قادیان میں جمعہ کے روز وقارِ عمل منایا جاتا تو حضورؓ بنفس نفیس تشریف لاتے اور خود اپنے ہاتھ سے مٹی کھود اور اٹھا کر اپنے خدام کو عملی سبق مہیّا فرماتے۔

آخر میں آپ نے اپنے بڑے بھائی پروفیسر اختر اورینوی صاحب کے لئے دُعا کی تحریک فرمائی کہ انھوں نے "مقام محمود" کے نام سے حضرت مصلح موعودؓ کے حالاتِ زندگی کو قلمبند کرنے کا جو بیڑہ اٹھایا ہوا ہے، وہ ان کی مسلسل خرابیٔ صحت کی بناء پر ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا۔

آخری تقریر صدرِ جلسہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی ہوئی۔

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا پس منظر آپ نے سماعت فرما لیا۔ دراصل انسانی زندگی محدود ہوتی ہے۔

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت کے بعد صرف ۲۳ سال اس دنیا میں رہے۔ حالانکہ آپؐ کے کام اور آپؐ کی تعلیم کا زمانہ قیامت تک ممتد کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا کہ آپؐ کے ذریعہ پیشگوئی فرمادی کہ آپؐ کے بعد آپؐ کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے بزرگ وجود دنیا میں بھجوائے جاتے رہیں گے اور چودھویں صدی میں ایک عظیم الشان مصلح اس کام کے لئے مامور ومبعوث ہوگا۔ جب وہ مامور دنیا میں آیا تو اُس نے بھی اپنے کام کی وسعت اور عظمت کے مقابلہ میں اپنی زندگی کے دنوں کو محدود اور بہت ہی کم پایا چنانچہ اُس نے اللہ تعالیٰ سے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے دُعائیں فرمائیں اور الہٰی دُعاؤں اور تضرعات کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے بارے میں اُسے اطلاع بخشی۔

آمحترم نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو اور آپؐ کی بزرگی اور صداقت کے منوانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شخصیت کو اور آپ کی سچائی اور بلندیٔ شان کے اظہار کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کے وجود کو پیش کرتے ہیں۔ اور آج کا ہمارا یہ جلسہ ہمارے اسی مقصد اور ارادے کا مظہر ہے

پھر حضرت صاحبزادہ صاحب نے "تذکرہ" سے بہت سے الہامات حضرت مسیح موعودؑ کے پیشگوئی مصلح موعود کی تائید میں پیش فرمائے اور بتایا کہ انہی وجودوں کے طفیل آج جو محبت ہمیں اپنے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے حاصل ہے وہ ہرگز عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نہیں۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کی زندگیوں کو اپنے پیش نظر رکھیں کہ وہ حقیقتاً خدمتِ اسلامی کا مظہر رہی ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کے دو واقعات پر جو ایک طرف قبولیتِ دُعا کا نمونہ تھے تو دوسری طرف آپ کی شفقت علیٰ خلق اللہ کا ثبوت تھے، اپنی تقریر کو ختم فرمایا۔

آخر میں مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب نائب امیر جماعت نے حضرت میاں صاحب اور مقررین اور احبابِ جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبی اور پُرسوز دُعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین نمازِ ظہر کے بعد اس تقریب کی مسرت میں حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔

خاکسار: محمد صادق۔ سکریٹری تبلیغ

۳۔ جماعتِ احمدیہ بمبئی:

مورخہ ۲۳ / فروری ۱۹۷۵ء کو بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں جماعت احمدیہ بمبئی کا ایک خصوصی اجلاس یوم مصلح موعود منانے کے لئے منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود اور فضائل مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر مکرم بشیر محمد خان صاحب، مکرم یوسف علی صاحب عرفانی۔ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ عزیزم نور الدین صاحب اور عزیزم انعام الٰہی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام سنایا۔

خاکسار: شریف احمد امینی مبلغ انچارج بمبئی

۴۔ جماعتِ احمدیہ کوٹیلہ

ہمارے علاقہ کے مبلغ انچارج محترم مولوی سید فضل عمر صاحب دورہ پر تشریف لائے ہوئے تھے چنانچہ مولوی صاحب موصوف سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہم نے ۱۸ / فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود منایا۔

نمازِ مغرب وعشاء کے بعد محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کوٹیلہ کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو عزیزم شمس الحق صاحب نے کی۔ اور عزیزم مکرم عبد اللہ خان صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ اس کے بعد تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔

پہلی تقریر "جلسہ کی غرض وغایت" پر خاکسار شیخ عبد الستار نے کی۔

دوسری تقریر محترم جناب شیخ عبد الغفار صاحب نائب صدر جماعت نے "حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے" پر کی۔

تیسری تقریر مکرم بخشی خان صاحب نے "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کے عنوان پر کی۔

چوتھی تقریر مکرم جناب مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ انچارج نے "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے عنوان پر کی۔

آخر میں مولوی صاحب موصوف نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اور جلسہ بخیر وخوبی ختم انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

جلسہ میں جماعت کے مرد وزن کے علاوہ بچوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ احباب سے اس جماعت کی دینی ودنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: شیخ عبد الستار سکریٹری تعلیم وتربیت

۵۔ لجنہ اماء اللہ سکندرآباد

لجنہ اماء اللہ سکندرآباد نے مورخہ ۲۰ / فروری ۱۹۷۵ء کو جلسہ یوم مصلح موعود خاکسارہ فاطمہ بائی کی صدارت میں منایا۔ اس جلسہ میں سکندرآباد کی لجنہ کے علاوہ شموگہ کی دو بہنیں اور دو غیر احمدی بہنوں نے بھی شرکت کی۔

جلسہ کی کارروائی محترمہ صداقت بیگم صاحبہ کی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ اور نظم کے بعد چار تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے بعنوان "پیشگوئی مصلح موعود" اور دوسری تقریر محترمہ فرحت الدین صاحبہ نے بعنوان "حضرت مصلح موعودؓ کا عشقِ رسولؐ" اور تیسری تقریر محترمہ سیدہ عظیم النساء صاحبہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کی پیاری یاد" کے عنوان پر اور آخری تقریر محترمہ علیمہ بیگم صاحبہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں" کے موضوع پر کی۔

آخر میں اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسارہ:
فاطمہ بائی فضل الدین
نائب صدر لجنہ اماء اللہ سکندرآباد

۶۔ لجنہ اماء اللہ ساگر

مورخہ ۲۰ / فروری ۱۹۷۵ء کو لجنہ اماء اللہ ساگر نے جلسہ یوم مصلح موعود منایا۔

مخالفت کی وجہ سے غیراز جماعت خواتین شامل نہیں ہوئیں۔ البتہ احمدی بہنیں کافی تعداد میں شریکِ جلسہ ہوئیں۔

تلاوت اور نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر عزیزہ امۃ الرشید نے "زندہ باد سیدنا مصلح موعود" کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر خاکسارہ نے "حضرت مصلح موعودؓ خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی نظر میں" کے عنوان سے کی۔ اس کے بعد نازنی شمیم صاحبہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کا مقام محمود" کے عنوان پر تقریر کی۔ آخر میں خاکسارہ نے بہنوں کو حضرت مصلح موعودؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین کی اور بعد دُعا جلسہ بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔

خاکسارہ: نعیم النساء۔ صدر لجنہ اماء اللہ ساگر

۷۔ لجنہ اماء اللہ بھوبنیشور

مورخہ ۱۷ / فروری بروز اتوار زیر صدارت سیدہ مرفوعہ خاتون صاحبہ جلسہ یوم مصلح موعود منایا گیا۔ تلاوت کے بعد پہلی تقریر منصورہ خاتون صاحبہ نے کی بعنوان تھا "حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے"۔ دوسری تقریر خاکسارہ نے "عورتوں کی تربیت اور لجنہ کا قیام" کے عنوان پر کی۔ آخری تقریر بلقیس منصورہ صاحبہ نے بعنوان "حضرت مصلح موعودؓ اور تحریک جدید" کی۔

بعد ازاں صدر صاحبہ نے دُعا کر وا کر جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

خاکسارہ: سیدہ فریدہ عفت خاتون
(سکریٹری لجنہ اماء اللہ)

۸۔ لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ

مورخہ ۲۰ / فروری کو مسجد احمدیہ (فضل عمر) میں لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعود منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ نے کی۔ اس کے بعد محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دُعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے بعدہٗ خاکسارہ سلیمہ بیگم نے "پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد عزیزہ حفیظہ بیگم صاحبہ نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ پھر محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ نے ایک نظم سنائی۔ بعدہٗ محترمہ بدر النساء بیگم صاحبہ نے الہامی عبارت "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے نظم سنائی۔ بعد ازاں محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ نے "قومیں اُس سے برکت پائیں گی" کے عنوان پر تقریر کی۔ ان کے بعد محترمہ نزہت بیگم صاحبہ نے ایک نظم سنائی۔ بعدہٗ محترمہ امۃ اللہ سبحانی صاحبہ نے بعنوان "ہم اُس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" تقریر کی۔ بعد ازاں محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ نے "تب وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا" کے عنوان پر تقریر کی۔ ان کے بعد عزیزہ امۃ المتین نے ایک نظم سنائی۔ آخر میں خاکسارہ نے جماعت کی مستورات کو حضرت مصلح موعودؓ کے اس عہد کو یاد دلاتے ہوئے جو آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت کیا تھا، لجنہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں اجتماعی دُعا ہوئی اور یہ جلسہ بخیر وخوبی ۴ بجے شام ختم ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

خاکسارہ: سلیمہ بیگم
(صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ)

خط وکتابت مینیجر کے نام اور مضامین ایڈیٹر کے نام۔

وصـــایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر وہ اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۱۰۷ : منکہ صبیحہ خاتون نور زوجہ سید فضل جلیل صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کٹک ڈاکخانہ کٹک ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا زر مہر مبلغ ۲۰۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے میرے پاس زیورات طلائی گلے کا ہار کان کے پھول۔ دو تولہ۔ چوڑیاں دو تولہ انگشتری آدھ تولہ چاندی آٹھ تولہ قیمتی ۲۳۰۰ روپے ان سب کی میزان ۴۳۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وفات کے بعد میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ صبیحہ خاتون نور احمدی

گواہ شد: سید فضل جلیل پٹھان محلہ تلسی پور نزد گورا قبر کٹک ۸ اڑیسہ ۲۲-۲-۷۴

گواہ شد: محمد سلیم نور برادرم صبیحہ خاتون نور ۲۴-۲-۷۴

وصیت نمبر ۱۴۱۰۸ : منکہ شیخ عبد الرب ولد شیخ محمد عبد الصمد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ... عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۷ء ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور حال کٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ درج ذیل ہے :-

مکان کچھیر والا ۴ مرلے قیمتی ۱۰۰۰ روپے اور زمین ۶ ایکڑ قیمتی /۵۰۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ بصورت ملازمت مجھے ۲۶۵ روپے ماہوار تنخواہ مل رہی ہے۔ میں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے بعد جو جائیداد زندگی میں پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد خاکسار شیخ محمد عبد الرب احمدی

گواہ شد: خاکسار سید محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ احمدیہ ۳-۲-۷۴ گواہ شد خاکسار سید ابو صالح احمدی ۲۸-۲-۷۴

وصیت نمبر ۱۴۱۰۹ : منکہ طاہرہ رب زوجہ شیخ عبد الرب صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۰ء ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ حال کٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۸-۲-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا زر مہر ۱۲۰۰ روپے ہے اور ۳۰۰ روپے اس کے علاوہ ادا کروں گی گویا حصہ جائیداد ۵۰۰ روپے کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کرتی ہوں اور اس کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں بوقت وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ خاکسارہ طاہرہ رب احمدی ۲۸-۲-۷۴

گواہ شد خاوند موصیہ شیخ محمد عبد الرب احمدی عفی عنہ۔ گواہ شد خاکسار سید محمد موسیٰ ضلع کٹک

وصیت نمبر ۱۴۱۱۰ : منکہ فاطمہ بیگم زوجہ مولوی سید فضل الرحمٰن صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال پیدائش ۱۹۱۶ء تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن خوردہ ڈاکخانہ خوردہ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میرا مہر ۱۵ روپے ایک اشرفی تھا۔ جس کے عوض خاوند نے ایک مکان موضع خوردہ میں جس کا رقبہ ۷۵ ڈسمل ہے دے دیا تھا اب اس کی قیمت ۱۴۰۰ روپے ہے اور ایک قطعہ زمین کچھی ۵۵ ڈسمل سرد ہاپور میں ہے جس کی قیمت ۲۰۰۰ روپے ہے۔ اور سب جائیداد کی قیمت /۱۶۰۰ روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے پاس زیورات نہیں ہیں اب آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی بوقت وفات جس قدر بھی متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ خاکسار فاطمہ بیگم خوردہ گواہ شد فضل الرحمٰن گواہ شد۔ سید فضل صادق سیکرٹری مال خوردہ

وصیت نمبر ۱۴۱۱۱ : منکہ زہرالنساء زوجہ محمد لطیف الرحمٰن صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چندن پور چودہ کلاٹ ڈاکخانہ چودہ کلاٹ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

I میرا مہر /۲۵۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے اور میری جائیداد غیر منقولہ بتفصیل ذیل ہے

II خسرہ نمبر ۳۵	پلاٹ نمبر ۹۸	بنیا پک	۱۲ ڈسمل
" ۳۵	" ۹۸	"	۷۳ "
" ۲۲۴	" ۸۹۸	میلکہ	۴۰
" ۴۰	" ۲۳۰/۱۴ و ۲۵۲/۸	کلم پائیہ	۲۳ "
" ۱۰۰	" ۹۱	ایرار داہ	۱۲ "
" ۳۰۱	" ۹۱۰	نیلکنٹھ	۱۴ "
" ۲۱۲	" ۹۱۷	کوئی گڑا	۴ "
" ۳۴۶	" ۱۹۵۳	تمالوساسن	۲۴ "
" ۱۳۵	" ۲۲۱۲	مولیا گنج	۱۸ "
" ۱۰۱	" ۲۲۰	نیرین امدہ	۱۰
" ۱۰۱	" ۲۱۲۳	پال	۱۰ "
" ۸۳۱	" ۲۵۱-۲۸۷	پال	۳۱۰۱۱ "

کل زمین تین ایکڑ ۲۵ ڈسمل ہے کل قیمتی /۱۲۰۵ روپے

III ایک مکان رہائشی واقعہ چندن پور رقبہ ۲۵ ڈسمل قیمتی ایکہزار روپیہ

میرے پاس اب زیورات نہیں ہیں۔ میں جائیداد منقولہ جس کی میزان /۴۲۰۵ روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی الامۃ زہرالنساء۔ گواہ شد: خاوند موصیہ لطیف الرحمٰن چودہ کلاٹ ضلع کٹک اڑیسہ

گواہ شد۔ اکمل احمد چودہ کلاٹ ۲۰-۲-۷۴ حال مولی بنی مائینز۔

وصیت نمبر ۱۴۱۱۲ : منکہ صفیہ بیگم زوجہ ظفر احمد صاحب بانی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ۱۳ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میرا زر مہر جو خاوند سے ملا تھا ختم ہو چکا ہے اب میرے پاس زیورات طلائی بصورت ۱۲ عدد چوڑیاں۔ چھ انگوٹھیاں۔ ایک جوڑہ بند۔ دو نکلس۔ ایک ناک کی کیل۔ ان کا کل وزن ۱۶ تولہ ہے جس کی فی الوقت قیمت /۸۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ اڑھائی صد روپے خاوند کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ۔ صفیہ بیگم

گواہ شد۔ ظفر احمد بانی گواہ شد۔ ناصر احمد بانی

وصیت نمبر ۱۴۱۱۳ : منکہ فرحت بیگم زوجہ ناصر احمد صاحب بانی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۴ ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۲-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا زر مہر /۵۰۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میرے پاس زیورات طلائی بصورت چوڑیاں چودہ۔ ایک لاکٹ۔ ۱۲ انگوٹھیاں وغیرہ کل وزن ۵۰ تولہ قیمتی مبلغ /۱۰۵۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ جیب خرچ ۲۵۰ روپے ماہوار مجھے خاوند کی طرف سے ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ فرحت بیگم

گواہ شد: ناصر احمد بانی گواہ شد: ظفر احمد بانی

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

جماعت احمدیہ مارشس کا کامیاب جلسہ سالانہ

بقیہ رپورٹ صفحہ (۲)

تقریر کے آخر میں انہوں نے جماعت سے پُر زور اپیل کی کہ اس کا ہر فرد پُورے شوق و ذوق کے ساتھ مالی تحریکات میں حصّہ لے۔ اور آسمانی برکات کا وارث بنے۔ اس تقریر کے بعد مکرم سعید گلزاری صاحب نے حاضرین کو نظم پڑھ کر سنائی۔

احمدی خاتون کے فرائض

جماعتی تربیت کے پیشِ نظر یہ اہم مضمون مکرم حمید زیاد علی صاحب کو دیا گیا تھا۔ مکرم حمید صاحب نے نہایت مؤثر رنگ میں بتایا کہ عورت دراصل ہر سوسائٹی کا ایک بہت اہم حصہ ہے۔ قوموں کی ترقی عورتوں کی تربیت اور اخلاق پر منحصر ہے۔ عورتیں اپنی اولادوں کو جس طریق پر ٹریننگ دیں گی اس کے مطابق نئی نسل پروان چڑھے گی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں جماعت کی بچیوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئیے تا ہم اپنے عظیم مقاصد میں صحیح معنوں میں کامیاب ہو سکیں۔

مکرم حمید زیاد علی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم اسماعیل سبحان صاحب نے

نئی نسل کی تربیت

کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ آج ایسے صبر آزما دور میں سے گزر رہی ہے کہ ہمارے لئے بہت ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر فرد احمدیت کا وفادار اور بہادر سپاہی بن جائے۔ اسلام یقیناً غالب آئے گا لیکن اس غلبہ کے لئے ہمیں انتہائی دُعاؤں اور تدبیر سے کام لینا ہوگا۔ احمدی والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اولادوں کو ایسے رنگ میں تیار کریں کہ وہ آئندہ اسلام کی خاطر ہر قسم کے کٹھن حالات میں عظیم قربانیاں پیش کر سکیں۔ اس تقریر کے بعد مکرم رفیق تنکو صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قرآن مجید کی شان کے متعلق ایک نظم پڑھی۔

پہلے اجلاس کی آخری تقریر

شراب، جوا اور سود کی حرمت

کے موضوع پر تھی۔ مکرم منصور امیر الدین صاحب نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں بتایا کہ اسلام نے ان تینوں کی سختی سے ممانعت کی ہے مقرر موصوف نے ان تینوں محرمات کے نقصانات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہماری جماعت کو اس زمانہ میں اسلام کو از سر نو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا نے کھڑا کیا ہے۔ پس ہمیں نہ صرف خود ان چیزوں سے احتراز کرنا ہوگا بلکہ ان چیزوں سے دوسروں کو بچانے کے لئے بھی کوشش کرنی ہوگی۔ مکرم منصور امیر الدین صاحب کی تقریر کے ساتھ پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ بعدہٗ نمازِ عصر ادا کی گئی۔ نماز عصر کے بعد معزز مہمانوں کی مختصر ریفرشمنٹ سے تواضع کی گئی۔

دُوسرا اجلاس

۲۴ دسمبر کو رات ساڑھے سات بجے نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئی۔ نماز کے بعد مکرم احمد حسین سوکیہ صاحب کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم خلیل احمد تیجو صاحب نے تلاوتِ قرآن پاک کی۔ اور مکرم موسیٰ تیجو صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "اک نہ اک دن پیش ہوگا" بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ یہ نظم سُن کر مجلس ایک عجیب رُوحانی کیفیت محسوس کر رہی تھی۔ مسیح موعود علیہ السلام کا یہ رُوح پرور کلام سیدھا دلوں میں داخل ہوتا جا رہا تھا۔ اور دُنیا سے انقطاع اور توجہ ا[illegible] جذبات اُبھر رہے تھے۔

انسانی حقوق اور اسلام

نظم کے بعد مکرم شمس الحق یاد علی صاحب نے علمی رنگ میں انسانی حقوق اور اسلام کے حقوق پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ اس وقت دنیا میں بہت سے بین الاقوامی نظام ہائے حیات پیش کئے جا رہے ہیں۔ ہر نظام نے اپنے اپنے نقطہ نظر سے انسانی حقوق پر مشتمل کئی اصول وضع کئے ہیں۔ ان کے بالمقابل اسلام نے بھی ایک نظامِ حیات پیش کیا ہے۔ جس میں آج کے انسان کے لئے ہی نہیں بلکہ آئندہ زمانہ میں پیدا ہونے والے انسان کے لئے بھی نفع رساں اصول مقرر کر دئے گئے ہیں۔ یہ حقوق خدائے علیم نے آسمانی کتاب قرآن مجید میں مقرر فرمائے ہیں۔ آپ نے بالخصوص مذہبی آزادی کے حق کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ہر انسان کو آزادی دیتا ہے کہ وہ جو مذہب چاہے قبول کر سکتا ہے۔ اس کے خلاف کسی قسم کی طاقت استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔

مکرم شمس الحق صاحب کے بعد مکرم نصر اللہ جمن صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا آپ نے

خدام الاحمدیہ مبلغینِ اسلام

کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حاضرین اس تقریر سے بہت متاثر ہوئے۔ مکرم نصر اللہ صاحب نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت احمدی احباب کے ذمّہ یہ عظیم کام لگایا ہے کہ وہ اسلام و احمدیت کا پیغام مؤثر طریق پر ساری دُنیا میں پھیلائیں۔ اور نا آشنا آبادیوں تک توحیدِ الٰہی کی آواز کو پہنچائیں۔ آپ نے کہا اس عظیم اور اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پہلا کام یہ ہے کہ ہم خود اسلام کا کامل نمونہ بنیں اور پھر باقی دنیا کو اپنے قول و عمل سے اسلام کی طرف لائیں۔

آزمائش اور خدائی جماعتیں

پروگرام کے مطابق اجلاس کی تیسری تقریر جناب حسن رمضان صاحب کی تھی۔ آپ جماعت احمدیہ کے صدر ہیں اور بڑی قربانی کرنے والے احمدی ہیں۔ مقررہ موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ الٰہی جماعتیں مصائب کے طوفانوں میں بھی ترقی کی طرف قدم بڑھاتی چلی جاتی ہیں۔ صبر آزما امتحان ان کی ترقی کو روک نہیں سکتے۔ آپ نے صحابہ کرام کے ایمان افروز واقعات کی روشنی میں بتایا کہ کس طرح ان لوگوں نے اسلام کی خاطر اپنا مال، جان اور عزتوں کو قربان کر دیا۔ احمدیہ جماعت پر اس وقت مشکلات کا دور ہے۔ ہمیں صبر اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے آگے بڑھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حالات کو جلد بدل دے اور جو لوگ احمدیت کی مخالفت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔

یاجُوج اور ماجُوج کی حقیقت

بعدہٗ مکرم احمد ید اللہ بھنو صاحب نے "یاجوج ماجوج" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے اپنی علمی تقریر میں یاجوج ماجوج کا تعین کرتے ہوئے اس زمانہ کے ذوالقرنین یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض عظیم کارناموں کی نشاندہی کی۔ آپ نے فرمایا مشرق و مغربی طاقتیں یاجوج ماجوج ہیں۔ ان عظیم طاقتوں کے مقابل پر اللہ تعالیٰ اِسلام کے حقیقی علمبردار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نمایاں فتح عطا کرے گا۔

اسلام کا بطلِ جلیل

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم پروفیسر رشید حسین صاحب پرنسپل ٹی۔ آئی۔ احمدیہ کالج کی تھی۔ آپ نے اسلام کے بطلِ جلیل کے موضوع پر بہت مؤثر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جبکہ کفر و الحاد کے متاد ہر طرف شرک اور تثلیث کے عقائد پھیلا رہے تھے۔ اور اسلام نہایت درجہ کمزوری کا شکار تھا۔ ان حالات میں خدا کا جری پہلوان کھڑا ہوا۔ اس نے اسلام کے ہر دشمن کو مقابلے کے لئے للکارا۔ اس نے ہر معاند اسلام کو چیلنج کیا کہ اسلام ایک زندہ اور سچا مذہب ہے۔ مقرر موصوف نے مخالفین احمدیت کے حوالے پڑھ کر سُنائے جن میں انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم خدمات کو تسلیم کیا تھا۔ مکرم پروفیسر صاحب کی تقریر کے ساتھ جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہُوا۔

تیسرا اور آخری اجلاس

۲۵ دسمبر کو علی الصبح ۴ بجے نمازِ تہجد ادا کی گئی۔ نمازِ تہجد میں اسلام کے غلبہ کے لئے دُعائیں مانگی گئیں۔ بعدہٗ نمازِ فجر ادا کی گئی۔ جس کے بعد خاکسار نے سُورۃ حٰمٓ کی آیت ۳۰ سے ۳۵ تک قرآن مجید کا درس دیا۔ درسِ قرآن کے بعد مکرم پروفیسر رشید حسین صاحب نے درسِ حدیث دیا۔ آپ نے درسِ حدیث میں ایسی احادیث پیش کیں جن میں اہم سائنسی اُمور کا ذکر تھا۔ آپ نے بتایا یہ وہ سائنسی اُمور ہیں جن کے متعلق خدائے عالم الغیب نے چودہ سو سال قبل ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تھی۔ یہ باتیں آج سائنسدانوں پر منکشف ہو رہی ہیں۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ سارے علوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا وند کریم نے سکھائے تھے۔ درسِ قرآن و حدیث کے بعد مہمانوں نے ناشتہ تناول فرمایا۔ (آگے مسلسل صفحہ ۱۲ پر)

اجتماعی لنچ کی تیاری

جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت ہمارے بعض خدام تقریباً دو ہزار افراد کا کھانا پکانے کی تیاری میں مصروف رہے۔ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات بہت سے خدام نے اس کام میں حصہ لیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجیب مصطفےٰ [illegible] عزیز مثالاً اور خدام کی اجتماعی [illegible] سے کھانا پکانے کا کام احسن طور پر پورا ہوگیا۔

اجلاس کا آغاز

جلسہ سالانہ کا یہ آخری اجلاس مکرم حنیف جواہر صاحب کی زیر صدارت ٹھیک ۹ بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم آمین جواہر صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم عبدالستار صاحب سوکیہ نے "ہم مسلمان ہیں" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کیا کہ ہم بفضل اللہ تعالیٰ مسلمان ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر ہم احمدیوں کے اعمال قرآن کریم کے حکموں کے مطابق ہیں تو خدا کی نظر میں ہم مسلمان ہوں گے اگر ہمارا خالق ہمیں مسلمان قرار دے دے تو پھر دنیا کی طرف نگاہ نہیں کرنی چاہیئے۔

اس تقریر کے بعد مکرم محمد سلطان غوث صاحب نے "صبر و استقامت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے صحابہ کرام کے ایمان افروز واقعات سنائے اور جماعت سے اپیل کی کہ ان قربانیوں کی روشنی میں ہم پر واجب ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کو پھیلانے کے لئے ہم بھی ایسی ہی قربانیاں پیش کریں۔

بعدہٗ مکرم مبارک رمضان صاحب نے "ہستی باری تعالےٰ" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ہستی باری تعالےٰ کے ثبوت میں بہت سے دلائل پیش کئے۔ ان میں ایک نظام عالم کی تخلیق کو بھی بطور ثبوت کے پیش کیا۔

حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بعد ازیں مکرم مولانا ابوبکر خان صاحب نے حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم مقام کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں بیان کیا۔ آپ نے بتایا کہ خاتم النبیین کے معنی جو جماعت احمدیہ نے پیش کئے ہیں وہ نئے معنی نہیں ہیں۔ بلکہ امت مسلمہ کے بلند پایہ عالموں نے بھی وہی معنی کئے ہیں اس طرح جماعت احمدیہ ان معانی کو پیش کرنے میں منفرد نہیں۔ خاتم النبیین دراصل ایک عظیم عزت کا مقام ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور انوار کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام کو انہی فیوض محمدیہ سے وافر حصہ ملا ہے۔ یہ تمام مراتب جو آپ کو ملے ہیں وہ محض آنحضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور آپ کا اُمتی ہونے کے سبب ملے ہیں۔

حقوقِ قرآن اور مسلمان

پروگرام کے مطابق آخری تقریر خاکسار کی تھی خاکسار نے پانچ حقوقِ قرآ[illegible] میں سے بیان کرتے ہوئے جماعت [illegible] بہیں کی کہ وہ قرآن سیکھنے کی طرف زیادہ توجہ دے۔ مندرجہ ذیل پانچ مطالبات قرآن خاکسار نے بیان کئے:۔

۱۔ قرآن کو پڑھنا۔ ۲۔ قرآن پڑھانا۔ ۳۔ قرآن پر غور کرنا۔ ۴۔ قرآنی تعلیمات پر خود عمل کرنا۔ ۵۔ قرآن کی تعلیمات دوسروں تک پہنچانا۔

خاکسار کی تقریر کے بعد صدر اجلاس مکرم حنیف جواہر صاحب نے صدارتی تقریر کی۔ آپ نے اپنی مختصر تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو قرآن وحدیث سے ثابت کیا۔ ان کی تقریر کے اختتام کے ساتھ غلبۂ اسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی اور بیمار احمدی بھائیوں کی شفایابی کے لئے دعاؤں کا اعلان کیا گیا۔ اس کے بعد سب حاضرین خدا تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہوئے۔ متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ جماعت احمدیہ ماریشس کا سالانہ جلسہ ۱۹۷۴ء بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علےٰ ذٰلک۔

جونہی دعا ختم ہوئی احباب نے بلند آواز سے نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام واحمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اور ہر ایک نے اللہ کے حضور شکر ادا کیا۔ جس کی توفیق سے جلسہ سالانہ کی عظیم کانفرنس کامیاب ہوئی۔

اجتماعی کھانے کی دعوت

اب سب بھائیوں نے دارالسلام میں اور احمدی مستورات نے نیچے ہال میں اکٹھے بیٹھ کر دوپہر کا کھانا کھایا۔ اس دعوت میں خدام نے نظم ونسق کو قائم رکھتے ہوئے ایک نظام کے تحت سب مہمانوں کو کھانا کھلایا۔ اس دعوت میں مراکو کے دو مسلمان بھائی بھی شریک تھے۔ ان دونوں دوستوں نے ہمارے جلسے کے آخری اجلاس میں بھی شرکت کی تھی۔ چنانچہ جلسہ کے دن انہیں جماعت کا لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ خاکسار کو گھنٹوں ان سے عربی زبان میں تبلیغی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ غرضکہ اس دعوتِ طعام میں ڈیڑھ ہزار افراد نے شرکت کی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جملہ انتظامات تسلی بخش رہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

آخر میں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ جماعتِ احمدیہ ماریشس کو عظیم ترقیات سے نوازے اور اس کے ہر فرد کو سچا اور مخلص اور فدا کار مسلمان بننے کی توفیق دے۔

آمین ثم آمین ۞

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس ایکٹ رجسٹریشن فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

(۱)۔ مقامِ اشاعت ——— قادیان

(۲)۔ وقفۂ اشاعت ——— ہفتہ وار

(۳)، (۴)۔ پرنٹر پبلشر ——— ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔

قومیت ——— ہندوستانی

پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان۔

(۵)۔ ایڈیٹر کا نام ——— محمد حفیظ بقاپوری۔

قومیت ——— ہندوستانی۔

پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان۔

(۶)۔ اخبار کے مالک۔ افراد یا ادارہ کا نام ——— صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

مَیں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات اور علم ہے صحیح ہیں۔

۲۸ فروری ۱۹۷۵ء

ملک صلاح الدین ایم۔ اے
پبلشر اخبار بدر قادیان

اخبار "فرقان" سرینگر کے خریداران سے

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم کے ساتھ فروری ۱۹۷۳ء سے سرینگر سے جماعت کا ایک پندرہ روزہ جریدہ بنام "فرقان" جاری ہے۔ اب فروری ۱۹۷۵ء سے یہ اخبار تیسرے سال میں داخل ہوگیا ہے۔ فالحمد للہ علےٰ ذٰلک۔

بیرون ریاست کے بہت سارے کرم فرماؤں نے اس اخبار کی خریداری قبول فرمائی تھی۔ چنانچہ گزشتہ سال یعنے ۱۹۷۴ء کو بھی اخبار اُن کے نام برابر جاری رہا۔ لیکن افسوس تاحال انہوں نے اخبار کا چندہ جو صرف سات (-/۷) روپے تھا نہیں بھیجا۔ جس کی وجہ سے ادارہ ہذا کو نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ آئندہ کے لئے یعنے فروری ۷۵ء سے اخبار کا چندہ دس روپے مقرر کیا گیا ہے۔ اگر ان دوستوں کے نام اخبار برابر جاری رکھنا ہے تو وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیں۔ فی الحال ان کے نام اخبار بند کر دیا گیا ہے۔ نیز اُن سے مؤدبانہ التماس ہے کہ گزشتہ سال کا بقایا براہِ مہربانی بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین ۞

منیجر اخبار "فرقان" احمدیہ مسجد۔ بال گارڈن سرینگر کشمیر

درخواستِ دعا

خاکسار اور خاکسار کے ایک ہندو دوست نارائن سیٹھی صاحب امسال میٹرک کا فائنل امتحان دینے والے ہیں۔ درویشانِ قادیان و تمام احباب جماعت سے عاجزانہ التماس ہے کہ ہماری نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار: سید نعیم احمد احمدی
کوسمبی (اڑیسہ)